www.novelsclubb.com
قلبِ مطمئنہ
arts
از قلم بنتِ رضوان
IG / FB: NOVELSCLUBB

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

قلبِ مطمئنہ

از قلم

بنتِ رضوان

www.novelsclubb.com

جنجوعہ ہاؤس میں سلیقہ ناشتے کی میز پر اپنے سلیقے کے جوہر دکھانے میں مصروف تھیں جبکہ خوابیدہ کرسی گھسیٹ کر بیٹھنے کے بعد نیم وا آنکھوں کے ساتھ جمائیاں روکنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی. عالیہ بیگم، اعلیٰ مقام مطلب کہ سربراہی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھیں. اب سلیقہ نہ صرف سلیقے بلکہ زبان کے جوہر بھی دکھا رہی تھیں اور اولاد کو ڈانٹ رہی تھیں جن کی سستی ہی ختم نہ ہو رہی تھی. مومنہ چچی نے پراٹھے لا کر رکھے کہ افسانہ کھوئی کھوئی سی سیڑھیاں اترتی دکھائی دی اور پھر...

وہ سامنے سے آتے اپنے بھائی سلامت میاں سے بھرپور طریقے سے ٹکرائی اور دونوں ڈائننگ ہال کی طرف بڑھتے اپنے والدِ گرامی کے قدموں میں گرے.

وارث جنجوعہ، جو کہ اس گھر اور دھاگہ بنانے والی کئی لوموں کے اکلوتے وارث تھے، اس اچانک افتاد پر شدید گھبرا اٹھے. "یااللہ رحم". وہ بولے. سلیقہ کی صلواتیں ایک دفعہ پھر سے شروع ہو گئیں. "تمہاری عینک کہاں ہے؟". سلامت نے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جھنجھلا کر افسانہ سے پوچھا. جواباً افسانہ اسے گھورنے لگ گئی. عینک کی ہر بات پر وہ پرسنل ہو جاتی تھی.

....

جنجوعہ ہاؤس کے فرسٹ فلور کے ایک بیڈروم میں وہ تیار ہو رہی تھی. آج اس کا یونیورسٹی میں پہلا دن تھا. وہ بے حد پر جوش اور تھوڑی سی نروس تھی. کالے، گھنے، گھنگریالے، کمر تک آتے بالوں کو جوڑے کی شکل دی. گھر میں تو وہ انہیں کھولے رکھتی تھی. کالج جا کر بھی کھول لیتی تھی. کیونکہ وہ گرلز کالج تھا. لیکن رات عنایا خاور کی ماں نے اسے بٹھا کر سمجھایا تھا کہ یونیورسٹی میں وہ عبایا میں جائے گی. شریف اور باحیا لڑکیاں اپنا حسن یوں سب کو نہیں دکھاتی پھرتیں. جو چیز جتنی قیمتی ہوتی ہے اس کی اتنی ہی حفاظت کی جاتی ہے. اس دنیا کی سب سے قیمتی چیز لڑکیوں کی عزت و عصمت ہے. جس کی حفاظت کا طریقہ پردہ ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے. قرآن پاک میں سورت الاحزاب (59) میں ارشاد ہوتا ہے:

"اے نبی تم اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی چادریں اپنے (منہ کے) اوپر جھکا لیا کریں. اس طریقے میں اس بات کی زیادہ توقع ہے کہ وہ پہچان لی جائیں گی تو ان کو ستایا نہیں جائے گا.".

اس نے ہر اچھی لڑکی کی طرح ماں کی بات مانی تھی. اس نے اپنا عبایا اور سکارف اٹھایا، سوٹ کے ساتھ کا دوپٹہ کندھوں پر پھیلایا، یونیورسٹی بیگ اٹھایا اور ناشتہ کرنے نیچے چل دی.

ناشتے کی میز پر سلامت اور افسانہ، جو کہ جڑواں بہن بھائی تھے، اب کپڑے جھاڑتے کرسیاں کھینچ رہے تھے. افسانہ عینک لگا چکی تھی. عنایا سب کو سلام کرتی دادی کے پاس جھکی. عالیہ بیگم نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا. ماں کو مل کر عنایا تائی سلیقہ کے ساتھ سب کی چائے لینے باورچی خانے میں چلی گئی. خوابیدہ جو کہ عنایا سے ڈیڑھ سال بڑی تھی، اس ہڑبونگ کے بعد بھی اونگھ رہی تھی کہ عالیہ بیگم نے اس کے کندھے پر دوہتڑ مارا. اس نے ہڑبڑا کر آنکھیں کھولیں اور اس کا ہاتھ شیشے

www.novelsclubb.com

کے گلاس سے ٹکرایا. گلاس نیچے گر کر چکنا چور ہو گیا. "ستیاناس!" کچن سے نکلتی سلیقہ نے دہائی دی. عنایا جو کہ کچن میں تائی کے سلیقے کے جوہر صاف کر رہی تھی، جلدی جلدی کام ختم کرتی باہر آئی کیونکہ کانچ بھی تو اس ہی نے اٹھانا تھا. تائی تو جب تک دوا نہیں لیں گی کوئی کام نہیں کریں گی سوائے بولنے کے. خوابیدہ کی آنکھیں اب پوری کھل چکی تھیں اور وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے کانچ کو دیکھ رہی تھی. "میں سوچ ہی رہا تھا کہ میری اس اولاد نے آج کا سورج نکلنے کی خوشی میں کوئی کارنامہ سرانجام نہیں دیا. اللہ کا شکر ہے میری یہ حسرت پوری ہو گئی". وارث، خوابیدہ کو گھورتے ہوئے بولے. وہ اب خود کو کمپوز کر چکی تھی (یہ تو روز کا کام تھا). چائے پیتے ہوئے عالیہ بیگم نے کہا "بیٹا خوابیدہ! یونیورسٹی میں سوئے نہ رہنا. آج عنایا بیٹیا کا پہلا دن ہے یونیورسٹی میں. سارا دن اس کے ساتھ رہنا". "دادی ڈیئر! میں ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کی ہوں اور عنایا کمپیوٹر سائنس ڈیپارٹمنٹ کی! یہ دونوں ڈیپارٹمنٹ ایک دوسرے سے میلوں دور ہیں اور میری کلاسز ہیں. سو سارا دن

میں اس کے ساتھ نہیں رہ سکتی. معاف کیجئے گا". دادی کا چہرہ دیکھ کر سلامت فوراً بولا "لیکچر کے دوران بھی تو تم نے خواب ہی دیکھنے ہیں نا. وہ تم اس کے ڈیپارٹمنٹ میں سو لینا. اچھا ہے عنایا آپی کے ساتھ تو رہو گی". عالیہ بیگم اور افسانہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھری. جبکہ خوابیدہ نے سٹپٹا کر سلامت کو دیکھا اور بولی "تمیز سے بلایا کرو مجھے میں تم سے بڑی ہوں اور یہ جو کھا کھا کر تم مزید سلامت ہوتے جا رہے ہو ناں! اگر فرسٹ ایئر کا رزلٹ ٹینتھ جیسا آیا تو تمہارا سارا کھانا بند کر دوں گی". افسانہ ہنسنے لگی تو خوابیدہ نے فوراً کہا "تمہارا بھی!". افسانہ کی ہنسی بند ہو گئی لیکن منہ اس نے بند نہ کیا اور بڑی بڑی گول آنکھیں بڑی بہن کی ڈانٹ کے خوف سے چشمے کے پیچھے مزید گول ہو گئیں. ایسے میں وہ بالکل ہونق لگی. اس کو دیکھ کر سلامت اور عنایا کی ہنسی چھوٹ گئی. "جلدی کرو دیر ہو رہی ہے". وارث اٹھتے ہوئے بولے. "جلدی کرو جلدی، جلدی..". سلیقہ نے تیزی سے خالی کپ ٹرے میں رکھے. عالیہ بیگم فوراً بولیں "آرام سے بہو! دیکھ کر!". مگر وہ سلیقہ ہی کیا

جو دیکھ لے. وہ تیزی سے ٹرے اٹھا کر مڑیں اور اپنی ہی کرسی سے الجھیں جو کہ انہوں نے پیچھے نہیں کی تھی. وہ تو سنبھل گئیں مگر دو کپ شہید ہو گئے. زور کا چھناکا ہوا "اِنّا للّٰہِ" مومنہ نے فوراً دعا پڑھی. "بیڑہ غرق" سلیقہ نے کہا. "شاباش! بیگم شاباش!". وارث سلیقہ کو گھورتے ہوئے باہر نکل گئے. سلامت نے بیگ اٹھایا اور جنجوعہ ہاؤس کے احاطے میں کھڑی گرے سوک کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا. "آجائیں عنایا آپی!". اس نے آواز لگائی. عنایا نے عبایا پہن کر جب نقاب بھی کیا تو مومنہ حیران رہ گئیں. عالیہ بیگم نے ماشاءاللہ کہہ کر اس کی پیشانی چومی. سلیقہ نے سب چھوڑ کر اسے گلے لگا لیا اور کہا "ہماری نیک بی بی ہے یہ!". عالیہ بیگم نے کہا "بہو! عنایا ہمیں جنت میں گھر دلوائے گی. ویسے یہ خیال کیسے آیا؟". تو عنایا بولی "کل امی نے کہا تھا کہ پردہ کرنا اللہ کا حکم ہے. میں نے سوچا اللہ کا حکم مان کر عبایا پہننا ہے تو حکم پورے کا پورا ماننا چاہیئے اسی لیے نقاب کیا ہے. دادی آپ دعا کریں اللہ آزمائش سے بچائے اور استقامت دے". "آمین". تینوں خواتین کے

ساتھ خوابیدہ اور افسانہ بھی بولیں. افسانہ تو گردن ایک طرف گرائے، میٹھی سی مسکان ہونٹوں پہ سجائے، گھنگریالے بال کندھے پر ایک طرف ڈالے عنایا کو دیکھے جا رہی تھی اور نرا افسانہ لگ رہی تھی. "چلو لڑکیوں جاؤ! میرا بچہ انتظار میں ہو گا". عالیہ بیگم نے کہا.

کالج کے گیٹ کے سامنے گاڑی سے اترتے ہوئے سلامت اور افسانہ کی نظریں چار ہوئیں. کوئی اشارہ ہوا اور پھر دونوں یک زبان ہو کر بولے "اللہ حافظ عنایا آپی! اللہ حافظ خوابیدہ باجی!". "یہ باجی کیا ہوتا ہے؟". وہ چڑ گئی تو سلامت فوراً بولا " ارے! بھول گئیں ابھی ناشتے پہ تو کہا تھا کہ تمیز سے بلایا کرو. آپ کو تو تمیز بھی قبول نہیں ہے" اور ہنستا ہوا بوائز کیمپس کی طرف بڑھ گیا. "موٹے! تم گھر آؤ میں تمہیں بتاؤں گی!". وہ چیخی. "اونہوں بیٹا! سڑک پر اونچا نہیں بولتے. وارث نے نرم لہجے میں ڈانٹ پلائی.

....

عنایا کا پہلا دن بہت اچھا گزرا. ایک دوست بھی بن گئی. وہ دونوں کلاسز شروع ہونے کے ایک ہفتے بعد لائبریری گئی تھیں. اس قدر بڑی لائبریری اور اتنی کتابیں! وہ ویڈیو بنا کر لائی تھی اور اب لاؤنج کے صوفے پر افسانہ اور سلامت اس کے دائیں بائیں بیٹھے دیکھ رہے تھے. دوسرے صوفہ پر خوابیدہ جمائیاں روکتی اسائنمنٹ بنانے میں مصروف تھی.

عنایا ان تینوں کے چچا خاور کی بیٹی تھی. خاور اپنے ایک دوست اور اپنے بہنوئی کے ساتھ بزنس کی غرض سے جرمنی گئے تھے. وہاں تینوں کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا. خاور اور بہنوئی تو موقع پر ہی دم توڑ گئے. تایا، تائی نے عالیہ بیگم کے فیصلے کو خوش دلی سے قبول کیا کہ وہ بیٹے کی بیوہ اور اکلوتی نشانی کو خود سے دور نہ کرنا چاہتی تھیں. انہوں نے کبھی اپنی اولاد اور عنایا میں فرق نہ کیا. سلیقہ غصہ کی تیز تھیں لیکن عنایا کو نرمی دکھا جاتی تھیں. وہ تھی ہی اتنی معصوم کہ خود بخود پیار آتا تھا. سلیقہ جب غصہ میں ہوتیں تو ان کی اولاد عنایا کو آگے کر دیتی تاکہ غصہ ٹھنڈا ہو جائے. تین چار سالوں

www.novelsclubb.com

سے سلیقہ کے غصے میں کمی آگئی تھی. پہلے پہل اگر عالیہ، سلیقہ کو ان کی بد سلیقگی پر ٹوکتیں تو سلیقہ ان سے تین تین دن بات نہ کرتی لیکن اب عنایا کے خاموش سلیقے کی بدولت سلیقہ کا سگھڑاپا سنور رہا تھا. مگر ناشتے جیسے اوقات ابھی بھی جنجوعہ ہاؤس کی رونق تھے.

وہ چاروں ہمیشہ سے بہن بھائیوں کی طرح رہے تھے. کوئی بات کسی سے نہیں چھپائی جاتی تھی. نہ ہی دل میں رکھی جاتی تھی. اسی وجہ سے وہاں سکون اور خوشیوں کا دور دورہ تھا. "اچھا بس! اب میں دادی کو دوا دے آؤں". عنایا اٹھتے ہوئے بولی. فون ٹیبل پر رکھ کر گھنگریالے بال سمیٹے. افسانہ نے اپنے روکھے گھنگریالے بال دیکھے اور پھر عنایا کے نرم گھنگریالے بال دیکھے. "کاش! عنایا آپی میرے بال آپ جیسے ہوتے". سلامت نے فوراً کہا" جسے اللہ دے اس سے کون چھینے؟". "محاورے کی دونوں ٹانگیں توڑ دیں تم نے. تم اپنا اردو ادب اپنے پاس رکھو!". افسانہ نے بیزاری سے کہا. عنایا نیچے دادی کے کمرے میں چلی گئی.

سلامت نے افسانہ کا بازو کھینچا. "کیا بد تمیزی..." .اتنا ہی کہا تھا کہ افسانہ کی نظر سلامت کے چہرے پہ پڑی اور وہ ہونق ہو گئی. وہ خوابیدہ کی موٹی کتاب کی طرف اشارہ کر رہا تھا.اس کی بات سمجھ کر افسانہ کھڑی ہوئی اور خوابیدہ کے پاس چلی گئی اور پھر اچانک نیچے جھکی اور اس کے پاؤں ہٹانے لگی جیسے کچھ تلاش کر رہی ہو. "کیا ہے؟". خوابیدہ بھی نیچے دیکھنے لگی. بس اسی پل کا سلامت کو انتظار تھا. جھٹ سے کتاب اٹھائی اور لاؤنج میں بنے کتابوں کے ریک جو کہ عنایا کی خواہش پر بنے تھے، اس میں رکھ دی. "میرا پین گر گیا تھا". افسانہ نے معصوم چہرہ اٹھایا اور پین دکھایا جو شاید نیچے سے اٹھایا تھا. "اچھا". خوابیدہ کی تسلی ہوئی. "میں امی کے پاؤں دبا دوں". افسانہ کی معصومیت قائم تھی اور وہ نیچے چل دی. "میں ابو کے پاؤں دبا آؤں!". سلامت بھی چلا گیا. "یااللہ خیر! جنجوعہ ہاؤس میں نیکی کی فضا بن گئی ہے". خوابیدہ بڑبڑائی. اور پھر موٹی کتاب نہ پا کر جھنجھلا گئی.

....

صبح فجر کے بعد خوابیدہ بھاگتی ہوئی نیچے آئی "امی! امی! جلدی آئیں". "اللہ ہی خیر کرے! آج خوابیدہ میڈیم صبح صبح اٹھ گئی". عالیہ بیگم نے کہا. "دادی! میری اسائنمنٹ کمپلیٹ نہیں ہے اور بک بھی نہیں مل رہی!". وہ روہانسی ہو رہی تھی. "ہائے ہائے! کتاب کدھر چلی گئی؟ کتنی مرتبہ کہا ہے اپنی چیزیں سنبھال کر رکھا کرو! پتا نہیں کب عقل آئے گی؟ اس معاملے میں تو سلامت تم سے اچھا ہے!". سلیقہ کہتی چلی گئیں. خوابیدہ نے شکایتی نظروں سے انہیں دیکھا مگر وہ اسے غصے ہی سے دیکھتی رہیں. انہوں نے اپنی زندگی میں یہ دیر سے سیکھا تھا کہ چیزیں سمیٹنا اور سنبھالنا کتنا بڑا فن ہے جو نہ صرف ہر عورت کو بلکہ مردوں کو بھی آنا چاہیئے. کامیابی کے اصولوں میں پہلا اصول تنظیم ہے. یعنی Discipline ہے.

وہ چاہتی تھیں ان کی اولاد ماں اور دادی ہی سے سیکھ لے. ضروری تو نہیں ان کی بیٹیوں کی ساس بھی ان کی ساس کی طرح نرم مزاج ہو. "آؤ میں دیکھ دیتی ہوں".

www.novelsclubb.com

مومنہ قریب آتے ہوئے بولیں. "نہیں میں خود ہی دیکھ لیتی ہوں". وہ دھیمے مگر ناراض لہجے میں بولی. اوپر جاتے ہی وہ سلامت کے کمرے میں گئی. "اٹھو! اٹھو زندہ سلامت اٹھ جاؤ!". "کیا ہے؟". وہ نیند میں ڈوبی آواز میں بولا. "میری بک نہیں مل رہی ڈھونڈ دو!". "جاؤ آپی تنگ نہ کرو". وہ تن فن کرتی افسانہ کے اور اپنے مشترکہ کمرے کی طرف بڑھی. مگر وہ اٹھ بیٹھا. نیند اُڑ گئی تھی. اس شرارت کا اینڈ کیسے کرنا ہے وہ سوچنے لگا.

افسانہ التحیات میں بیٹھی تھی. "چلو روکھے افسانے! میری بک ڈھونڈو". اور روکھے افسانے کی جان پر بن گئی. اس کے بعد وہ چچی اور عنایا کے مشترکہ کمرے کی طرف بڑھی. عنایا جائے نماز پر بیٹھی دعا مانگ رہی تھی. اس کے چہرے پر ایک نور تھا. کچھ لمحات کی لیے خوابیدہ مبہوت ہو گئی. پھر کچھ کہے بغیر باہر آ گئی. افسانہ نے نکلتے ہی صوفوں کے نیچے دیکھا. "کیا ہوا خوابیدہ؟ کیا کہنا ہے؟". عنایا کمرے سے نکلتے ہوئے بولی. "بک ڈھونڈ رہی ہوں. مل نہیں رہی". سلامت نے بھی

www.novelsclubb.com

ڈھونڈنے کی ایکٹنگ کی اور پھر ریک سے کتاب نکالی اور بولا "یہ تو پڑی ہے! خود رکھ کے بھول جاتی ہو اور نیند ہماری خراب کرتی ہو". کتاب اس کے ہاتھ میں پھینکنے والے انداز میں تھمائی. "تمیز سے بات کرو اور یہ وہاں کیسے چلی گئی" خوابیدہ حیران تھی. "تو دھیان رکھا کرو نا! باجی". آخری لفظ چبا کر کہا اور اپنے کمرے میں چلا گیا. خوابیدہ بڑبڑاتی ہوئی اسائنمنٹ مکمل کرنے چل دی. افسانہ، سلامت کے کمرے میں داخل ہوئی اور دونوں نے ہائی فائیو کیا. "یس!". دونوں یک زبان ہو کر بولے. "آہم! تو یہ آپ دونوں کی شرارت تھی". دونوں نے ڈرتے ڈرتے دروازے کی طرف دیکھا.

www.novelsclubb.com

نماز کی طرح دوپٹہ لپیٹے ہوئے، ہاتھ سینے پر باندھے، کھلے دروازے میں عنایا کھڑی تھی. اس کا انداز ہی دونوں کو شرم دلانے کو کافی تھا. "سوری!". دونوں بولے. "اس شرارت کی وجہ سے اس کا نقصان بھی ہو سکتا تھا. شرارت اسے کہتے ہیں جس کی وجہ سے سب محظوظ ہوں. جو نقصان کا باعث ہو اسے شرارت نہیں

شیطانی کہتے ہیں. اور شیطانی کرنا شیطان کا کام ہے. انسانوں اور خصوصاً ایک اللہ کی عبادت کرنے والے مسلمانوں کا نہیں". "سوری". اس دفعہ دونوں واقعی شرمندہ تھے.

....

اس دن وہ دادی کو دوا دینے گئی تو وہ حفظہ پھپھو کو یاد کر رہی تھیں. "عرصہ ہی ہو گیا اس سے ملے ہوئے". عالیہ بیگم آبدیدہ ہو گئیں. "حوصلہ کریں دادی!". مگر دل تو عنایا کا بے چینی سے دھڑکنے لگا تھا. وہ اپنے کمرے میں آ گئی. پھپھا اور ابا کا ایک ساتھ ایکسیڈنٹ میں انتقال ہوا تھا. جس طرح وہ اپنی دادای کے گھر پلی بڑھی اسی طرح پھپھو اور ان کا اکلوتا بیٹا غازان بھی غازان کے ددھیال میں رہے تھے.

غازان، عنایا سے سات سال بڑا تھا. ابا اور پھپھا کے دوست نے جرمنی میں بزنس سیٹ کر لیا تھا اور ابا اور پھپھا کی تھوڑی بہت انویسٹمنٹ کے مطابق منافع بھیجتا رہا تھا. خاور کا حصہ بھیجنا چھ سات سالوں سے بند کر دیا تھا. وارث نے کوئی اعتراض

نہیں کیا تھا. بی۔بی۔اے کرنے کے بعد غازان نے اسلام آباد میں بزنس شروع کیا تھا جو کہ اب اس کی ماں کی دعاؤں کی بدولت ترقی کی منازل طے کر رہا تھا. کئی مہینے ہو گئے تھے اسے دیکھے ہوئے مگر نظر کے سامنے تو وہ ہمیشہ رہا تھا. شروع میں پھپھو بہت آتی جاتی تھیں مگر ایک دو سالوں سے کم ہو گئی تھیں. کبھی کبھی عنایا کو لگتا کہ وہ بھی اسے پسند کرتا ہے. ہر بار اس کے ذکر پر دل عجیب لے پر دھڑکنے لگتا. شاید یہ محبت تھی. وہ جانتی تھی کہ یہ غلط ہے. غازان نامحرم تھا. نامحرم کے بارے میں اس طرح سوچنا گناہ تھا. مگر وہ اس دل کا کیا کرتی جو سنتا تھا نہ مانتا تھا. سکون نہ ملا تو ماں سے پوچھ بیٹھی "ماں اگر آپ کو پتہ ہو کہ یہ کام غلط ہے. اللہ تعالیٰ گناہ دیں گے مگر دل بے اختیار ہو کر وہی کرے تو پھر؟". "تو دل کو سمجھاؤ بیٹا". "دل کہاں مانتا ہے ماں؟". "غلط بالکل غلط! دل ہی تو مانتا ہے. دل اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے بیٹا! یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ اللہ کے حکم کے سامنے نہ جھکے. بیٹا! یہ شیطانی بہکاوے ہوتے ہیں کہ دل نہیں مانتا. اصل میں تو شیطان کو آپ نے دل میں جگہ دی ہے وہ برائی پر

www.novelsclubb.com

آمادہ کرتا ہے". یہ سن کر عنایا نے خود سے عہد کیا کہ وہ اس سب سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کرے گی.

....

اگلے دن فجر کی نماز کے بعد تلاوت کرتے ہوئے ایک آیت کے ترجمے پر نظر پڑی "بے شک ایمان کے بعد گناہ کا نام لگنا برا ہے". (سورۃ الحجرات). آیت کا

Context

اور تھا. مگر اس کی سوئی اتنے حصے پر اٹک گئی. وہ اب پردہ کرتی تھی. سب اسے نیک اور باحیا سمجھتے تھے. اگر سب کو پتا چل جاتا کہ اس کے دل میں نامحرم کی محبت ہے؟ واقعی ایمان کے بعد گناہ کا نام لگنا برا ہے! کیا عزت رہ جاتی اس کی ماں کی؟ اور عنایا کی اپنی عزت کا کیا؟ اس نے پختہ ارادہ کیا کہ وہ صرف کوشش نہیں بلکہ ضرور اپنے دل کو پاک کرے گی.

....

وہ اس کام میں لگ گئی تو اندازہ ہوا کہ ہم لوگ گناہ کی لذت کی خوراک اپنے اندر کے شیطان کو دے کر اسے کتنا طاقتور بنا دیتے ہیں کہ پھر وہ نیکی کی راہ پر چلنے ہی نہیں دیتا. اس نے بہت مشکل سے خیالات کو جھٹکا.

ایک دن جب وہ یونیورسٹی سے واپس آئی تو پھپھو حِفظہ کی آمد کی اطلاع ملی. جب ان سے ملی تو دل کی وہی حالت ہو گئی. ان کی خوبصورتی دیکھ کر کسی کی وجاہت یاد آئی. ان کی بھوری آنکھوں میں کسی کی ہلکی بھوری آنکھوں کی جھلک نظر آئی اور دل بے چین ہو گیا. پھپھو بتانے آئی تھیں کہ وہ دونوں اسلام آباد شفٹ ہو رہے ہیں. لیکن شفٹنگ سے پہلے پھپھو اور غازان، پھپھا اور خاور کے دوست سے ملنے جرمنی جا رہے تھے. پھپھو تو چلی گئیں مگر عنایا کی ساری محنت برباد کر گئیں. تین چار دن سکون نہ ملا تو ایک دن کمرہ خالی پا کر رونے لگی. خوب روئی، پھر بھی سکون نہ ملا تو وضو کر کے قرآن کھول لیا. صفحے پلٹتے، اس کی نظر آیت کے ترجمے پر پڑی "دلوں کا

سکون اللہ کے ذکر میں ہے". وہ ٹھٹک گئی. ہزار دفعہ کی پڑھی ہوئی آیت. ہم مسلمان کیسے اپنے قرآن کو اور اس کے بتائے ہوئے طریقوں کو فراموش کر بیٹھے ہیں. اس دن سے اس نے کوشش کر کے ہر وقت اللہ کو یاد کیا، اس کی حمد و ثنا، اس کا ذکر. اس امید سے کہ کاش روزِ حشر اللہ تعالیٰ اسے محبت سے دیکھ لیں. اس کے دل کو نا محرم کی محبت سے پاک کر کے اپنی محبت ڈال دیں اور قلبِ مطمئنہ بنا دیں. دل پہ پھوار پڑتی گئی. کب نا محرم کی محبت کا ناسور دل سے گیا پتا ہی نہیں چلا. سکون سا سکون تھا.

....

www.novelsclubb.com

زندگی اپنی ڈگر پر چلتی رہی. اڑھائی سال گزر گئے. اب تو بھولی بسری محبت یاد بھی نہ تھی. عنایا وہی تھی. ماں، دادی اور تائی کی خدمت گزار. سلامت، افسانہ اور خوابیدہ کی ہمدرد، غم گسار. پڑھائی میں مصروف، باپردہ، اللہ اور اس کے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنے والی.

....

جنجوعہ ہاؤس کی رونقیں ویسی ہی تھیں۔ جب ایک سہ پہر خوابیدہ اور عنایا یونیورسٹی سے گھر آئیں تو لاؤنج میں عجیب سا شور سنائی دیا۔ "یہ افسانہ اور سلامت کیا کر رہے ہیں؟". خوابیدہ غصے سے بولی۔ "آواز افسانہ اور سلامت کی تو نہیں لگتی اور یہ تو یوں لگ رہا ہے جیسے کوئی رو رہا ہے". عنایا نے کہا۔ "چلو دیکھیں!". دونوں اندر بڑھیں۔ لاؤنج کا منظر عجیب سا تھا۔ افسانہ اور سلامت ہونق سے دیوار سے لگے کھڑے تھے۔ سلیقہ پانی کا گلاس پکڑے صوفے کے ساتھ کھڑی تھی۔ صوفے پہ دادی بیٹھی تھیں اور ان کے سینے سے حِفظہ پھپھو لگی رو رہی تھیں۔ اس قدر بری طرح روتے ہوئے عنایا نے اپنی زندگی میں کسی کو نہیں دیکھا تھا۔ وہ ہچکیوں اور سسکیوں سے رو رہی تھیں۔ مومنہ نے حِفظہ کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔ "برباد ہو گئے اماں! میں اور میرا بیٹا یہاں دو وقت کی روٹی کو ترستے رہے اور وہ دھوکے باز انسان ہماری لاکھوں کی کمائی کھاتا رہا۔ خوفِ خدا نہیں ہے لوگوں کو۔ ارے یتیم کا حصہ

www.novelsclubb.com

کھاتے دل نہیں کانپا. میں کبھی معاف نہیں کروں گی. ہم گھر بدر تھے. ہمارے پاس کھانے کو نہ تھا اور وہ ہمیں چونی چونی کر کے پیسے دیتا تھا". "خاموش ہو جاؤ! حوصلہ کرو. شکر کرو ابھی بھی اس کی اصلیت کا پتا چل گیا. روپے پیسے کا کیا ہے؟ آنی جانی چیز ہے. آزمائش اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے. ساری زندگی در بدر ہو کر گزاری ہے تو صلہ بھی تو دیکھو. اسلام آباد میں تمہارے بیٹے کا اپنا بزنس ہے، اپنا گھر ہے. اللہ کا دیا سب کچھ ہے. اللہ نے بڑھا کر لوٹایا ہے. ارے دنیا کے نقاب اترنے پہ رونا کیسا؟ یہ تو شکر کا مقام ہے کہ اصلیت پتا چل گئی. اب کم از کم ایک کے دھوکے سے تو بچ گئے". دادی نے اچھی طرح تسلی دی. یہ دونوں ابھی دروازے ہی میں کھڑی تھیں. اتنا تو پتا چل گیا تھا کہ جرمنی میں جو کوئی ابا اور پھپھا کا دوست تھا اس نے دھوکا دیا تھا. عنایا اور مومنہ کو تو اس نے عرصہ پہلے ہی پیسے بھیجنا بند کر دیئے تھے. وارث نے کوئی اعتراض نہ کیا تو معاملہ دب گیا. پھپھو نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا تو پھر رو پڑیں "ہائے میرا بچہ! ہائے ہم برباد ہو گئے". عنایا کی نظریں اٹھیں.

کرسی پہ وہ بیٹھا تھا، چہرے کے تاثرات چھپائے ہوئے. اس کا دل ہمدردی سے بھر گیا. وہ فوراً چونکی کہیں دوبارہ تو اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی نہیں ہو گئ؟ فوراً دل میں جھانکا مگر اب دل مضبوط تھا. انسان ہونے کے ناطے ہمدردی ہوئی تھی کہ ایسا کسی کے ساتھ نہ ہو. وہ گناہ کے بوجھ سے آزاد ہی تھی. "چپ کر جاؤ حِفظہ، یہ ہائے وائے اور اونچی آواز میں رونا ماتم میں شمار ہوتا ہے اور ماتم پہ گناہ ہے. اسلام میں اس نام کی کوئی چیز نہیں". عالیہ بیگم نے جھڑکا. وہ دونوں سلام کرتیں اوپر چلدیں. خوابیدہ اپنا بیگ اپنے کمرے میں رکھ کر عنایا کے کمرے میں آ گئ، بیڈ پہ بیٹھی اور کہا "یہ کیا ہوا پھپھو کے ساتھ؟". آواز میں دکھ تھا. عنایا نے جیسے ہی پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ اونگھ رہی تھی اور عنایا کے فریش ہونے تک وہ سو گئ. عنایا نے بڑی چادر اوڑھی اور کچن میں تائی سلیقہ کی ہیلپ کروانے لگی. غازان تو اسی رات واپس اسلام آباد چلا گیا مگر پھپھو دو دن کے لیے رک گئیں. وہ سب ان کے لیے دلی دکھ محسوس کر رہے تھے.

....

آج اس کی یونیورسٹی میں کانووکیشن سیریمنی تھی. عنایا گولڈ میڈل جیتی تھی. وہ تمتماتے چہرے کے ساتھ جب گھر میں داخل ہوئی تو پھپھو کی آمد کی اطلاع ملی. پھپھو بہت خوشی سے ملیں. "اس قدر مٹھائی لانے کی کیا ضرورت تھی آپا؟" مومنہ نے کہا. "ارے دو دو خوشیاں ہیں. شام کو آتے ہوئے غازان اور بھی چیزیں لے کر آئے گا. آج ہی فنکشن کریں گے". سب خوش تھے. شام کو پھپھو نے اسے سی گرین کلر کا جگمگ کرتا سوٹ دیا. "جاؤ یہ بدل کر نیچے آؤ". ساتھ ہی حکم دیا. وہ تابعداری سے سر ہلاتی اوپر چلی گئی. دوپٹہ باریک تھا تو میچنگ کنٹراسٹ کا اپنا موٹے سٹف کا دوپٹہ لے لیا جس سے بال بھی نظر نہ آئیں اور اچانک نقاب کرنا پڑے تو ہو جائے. اچھی لڑکیاں ہر دم اللہ کی رضا کا خیال رکھتی ہیں. وہ نیچے آئی. غازان کیک اور بیکری کا سامان لایا تھا. اس کے پردے کا خیال کرتے ہوئے تایا اور غازان دوسرے کمرے میں چلے گئے. کیک کاٹا گیا. سب نے گفٹس دیئے. خوابیدہ کی دفعہ

www.novelsclubb.com

بھی ایسا ہی ہوا تھا مگر تب پھپھو نہیں تھیں. پھپھو آگے بڑھیں، اس کا ہاتھ تھام اور جگمگ کرتی انگوٹھی پہنا دی. "اب عنایا میری بیٹی ہو گئی". وہ ششدر رہ گئی. بے یقینی سی بے یقینی تھی. مومنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے. سلیقہ نے انہیں گلے لگا لیا.

"اگلے مہینے انشاءاللہ اپنی گڑیا کو لے جاؤں گی". انہوں نے اعلان کیا. عنایا نے اللہ کی رضا پہ سب قربان کیا تھا. اللہ نے کیسے ساری خوشیاں اس کی جھولی میں ڈال دی تھیں. شکرانہ سا شکرانہ تھا.

....

وہ ہوائی میں تھے. دھیرے دھیرے چلتے، ہم قدم. عنایا اور غازان شادی کے بعد سیر کی غرض سے عنایا کی فرمائش پر ہوائی آئے ہوئے تھے. غازان بہت محبت کرنے والا ثابت ہوا تھا. اس نے لوگوں اور زندگی کی تلخیوں کو جذب کیا تھا اور اپنے اندر مزید عاجزی لے آیا تھا. اس نے دنیا کو وہ نہیں لوٹایا تھا جو دنیا نے اسے دیا تھا.

'ایسے لوگ ہی دنیا کو جنت بنا سکتے ہیں'. عنایا نے سوچا. اگر وہ اللہ سے صرف اپنی

محبت مانگتی تو شاید اسے غازان کی محبت نہ ملتی. عنایا کو غازان کی زندگی میں شامل کر کے غازان کا محبوب بنایا گیا تھا. اس کی ریاضتوں کا اللہ نے کیسا خوبصورت ثمر دیا تھا. عنایا مسکرا رہی تھی. غازان نے اس کے گرد بازوؤں کا گھیرا ڈالا. دونوں سوچ رہے تھے 'زندگی سہل نہیں ہوگی مگر ہمارا ساتھ زندگی کو کسی حد تک سہل بنا دے گا!.

....

www.novelsclubb.com